السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کسی لڑکی کا نکاح قبل البلوغ ہوا ہو۔ کیا بعد از بلوغ اسے فسخ نکاح کا اختیار ہے۔ اس مسئلہ میں آپ سے فتویٰ مطلوب ہے۔ اگر ایسی لڑکی نکاح قائم رکھنا نہیں چاہتی تو کیا اسے کم از کم خلع کا حق ہے؟

(السید نصرة اللہ شاہ الراشدی السندھ، نیو سعید آباد سندھ)

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خیار بلوغ شرعاً ثابت ہے۔ عبداللہ بن عباس ... رضی اللہ عنہما ... فرماتے ہیں: ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ جَارِيَةً بِكْرًا أَتَتِ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَذَكَرَتْ لَهُ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ، فَخَيَّرَهَا النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم))[1] ''ایک کنواری لڑکی نبیؐ کے پاس آئی اور اس نے بتایا کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح کر دیا ہے اور وہ ناپسند کرنے والی ہے تو اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دے دیا۔'' اس حدیث کو شیخ البانی ... رحمہ اللہ تعالیٰ ... نے صحیح ابن ماجہ میں درج فرمایا ہے۔

البتہ ایسی لڑکی خود بخود نکاح ختم نہیں کر سکتی۔ قاضی صاحب کے پاس مسئلہ پیش کرے اور اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کرے۔ قاضی صاحب اس کو اختیار دیں گے، اگر وہ خاوند کے پاس نہیں رہنا چاہتی تو قاضی صاحب نکاح ختم و فسخ کر دیں گے۔ فسخ نکاح کی عدت گزار کر آگے نکاح کر سکتی ہے۔ ۲۰ ۴ ۱۴۲۴ھ

رواہ أحمد، وأبو داؤد وابن ماجہ، رواہ ابو داوٗد للألبانی الجزء الثانی حدیث نمبر: ۱۸۴۵ 1

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

**جلد 02 ص 466**

**محدث فتویٰ**